السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی کو کافر کہنا کب جائز ہے اور کب ناجائز ہے ؟ قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں تکفیر کی کیا نوعیت ہے ۔

(وَمَن لَّم يَحكُم بِمَآ أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الكَٰفِرُونَ)   (المائدة ٥   ٤٤

''جو اللہ کے نازل کیئے ہوئے کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ کافر ہیں ۔''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک آپ کے سوال کے تعلق ہے کہ کسی کو کافر کہنا کب جائز ہے اور کب ناجائز ہے تو آپ وہ کیفیت یا صورت بیان کریں جس میں آپ کو اشکال ہے تو ہم آپ کو اس کا حکم بتادیں گے ۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان : ومن الم یحکم ...میں تکفیر کی نوعیت ''کفر اکر'' ہے ۔ امام قرطبی علیہ السلام نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ''جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ اور جناب مجاہد علیہ السلام نے فرمایا :

(وَمَن لَّم يَحكُم بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ رَدًّا لِلقُرآنِ، وَجَدًا لِقَوْلِ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم فَهُوَ كَافِرٌ)

جو شخص قرآن وحدیث کے خلاف فیصلہ کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ گناہ گار ہے لیکن اسے ملنے والی رشوت وغیرہ، یا فریق مقدمہ سے دشمنی یا رشتہ داری یا دوستی وغیرہ اسے حق کے خلاف فیصلہ کرنے کی طرف راغب کر رہی ہے تو ایسے شخص کا کفر ''کفر اکبر'' نہیں ہوگا ۔ اسے اللہ کا نافرمان قرار دیا جائے گا ''کفر سے کم تر کفر یا ظلم سے کم تر ظلم یا فسق سے کم فسق'' کا مرتکب ہوا ہے ۔''

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

(اللجنة الدائمة ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی ، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (٦٢٠١

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 97

محدث فتویٰ